Wonders and Marvels of

سنريهم آياتنا في الآفاق وفي أنفسهم حتى يتبين لهم أنه الحق

Spiritual Science

روحانی سائنس کے عجائب و غرائب

ʿAllāmah
Naṣīr al-Dīn Naṣīr Hunzai

روحانی سائنس کے عجائب و غرائب

یکے از تصنیفات

پروفیسر ڈاکٹر

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

دانشگاہِ خانۂ حکمت پاکستان

INSTITUTE OF SPIRITUAL WISDOM (I.S.W.) U.S.A.

www.monoreality.org

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

رُوحانی سائنس کے عجائب و غرائب

(قسطِ اوّل)

آج سے تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) سال قبل قرآنِ پاک نے بڑے واضح الفاظ میں یہ پیش گوئی فرمائی تھی کہ عنقریب اللہ تعالیٰ لوگوں کو آفاق و انفس میں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھانے کا سلسلہ شروع کرے گا (۴۱: ۵۳) چنانچہ ہم کسی شک کے بغیر یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا کی وہ نشانیاں یا عجائب و غرائب آج مادّی سائنس اور اس کے ایجادات کی شکل میں لوگوں کے سامنے ظاہر ہیں، اور قدرتِ خدا کی یہی نشانیاں کل بحیثیتِ رُوحانی سائنس عالمِ شخصی میں اپنا انتہائی حیرت انگیز کام کرنے والی ہیں۔

اگر قادرِ مطلق کی ظاہری و مادّی نشانیوں کو سائنس کا نام دیا جاسکتا ہے تو یقیناً اس کی باطنی و روحانی نشانیوں کو روحانی سائنس کہا جاسکتا ہے، کیونکہ آفاق و انفس اور ان میں ظہور پذیر ہونے والی آیات سب کی سب خدا ہی کی ہیں، تاہم ان آیات اور اس سائنس کی بہت بڑی اہمیت و فضیلت ہوگی، جس کے حیران کن معجزات عالمِ شخصی میں رونما ہونے والے ہیں، کیونکہ انسان کا مرتبہ تمام کائنات و موجودات سے ارفع و اعلیٰ ہے۔

رُوحانی سائنس کے عظیم الشّان ظہور سے متعلق قرآنِ حکیم کی یہ پُر حکمت پیش گوئی عوام النّاس اور اکثریت کی نسبت سے فرمائی گئی ہے، ورنہ حضراتِ انبیاء و اولیاء علیہم السّلام اور عارفین و کاملین کے نزدیک روحانی سائنس انسانی تاریخ

کی ابتدا ہی سے اپنا کام کرتی چلی آئی ہے، جس کی مثالیں کتبِ سماوی میں بکثرت ملتی ہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ رُوحانی ترقی کی بدولت رُوحِ اعظم کے عظیم اسرار سے ہمیشہ استفادہ کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ خواجہ حافظ کا یہ مشہور شعر ہے:۔

فیضِ رُوح القدس ار باز مدد فرماید
دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

رُوح القدس کا فیض اگر پھر سے مدد فرمائے، تو دوسرے لوگ بھی ایسے معجزے کریں گے جیسے حضرتِ عیسٰی علیہ السّلام کرتے تھے۔

اگر آج مجھ ایسا ایک ناچیز عام آدمی رُوحانی سائنس کے بھیدوں سے بحث کر رہا ہو تو ضروری طور پر آپ یوں سمجھ لیجئے کہ اب وہ بابرکت زمانہ آ رہا ہے جس میں مذکورۂ بالا قرآنی پیش گوئی کے مطابق خاص روحانی سائنس عوام کی خاطر عام ہونے والی ہے تاکہ حقیقی معنوں میں عالمِ انسانیت کی مادّی، اخلاقی، اور رُوحانی ترقی ہو سکے، جی ہاں، یقیناً یہ بات زرِ خالص کی طرح صاف اور سچ ہے کہ جب تک روحانی سائنس کا عظیم الشان انقلاب نہ آ جائے تب تک دُنیا والوں کے یہ تمام سخت پیچیدہ مسائل ختم نہیں ہو سکتے، اور نہ ہی سیّارۂ زمین کی غربت و جہالت کا خاتمہ ہو سکتا ہے، کیونکہ صرف روحانی سائنس ہی ہے جس میں پروردگارِ عالمین نے تمام لوگوں کے لئے بیحدّ و بے حساب علمی برکتیں رکھی ہیں، جس کی ایک روشن مثال مادّی سائنس ہے جس کی وجہ سے دنیا کی ظاہری ترقی ہوئی ہے۔

خدائے بزرگ و برتر نے ارض و سماء کی جملہ اشیاء کو انسان کے لئے بحدِّ فعل یا بحدِّ قوّت مُسخّر بنا دیا ہے، اس عظیم ترین احسان کا ذکر قرآنِ پاک کی متعدد آیاتِ کریمہ میں آیا ہے، اِس ربّانی تعلیم میں ظاہری و باطنی دونوں قسم کی سائنس کی طرف بھرپور توجہ دلائی گئی ہے، اب ہم سطورِ ذیل میں رُوحانی سائنس کی بعض ایسی

اہم اور عجیب و غریب چیزوں کا ذکر کر دیتے ہیں جن کا کسی ادارے کو مشاہدہ اور کسی حد تک تجربہ ہو چکا ہے:۔

سب سے پہلے اس بے مثال حقیقت کی تصدیق کی جاتی ہے کہ انسان نہ صرف عالمِ شخصی (عالمِ صغیر) ہی ہے، بلکہ یہ خدا کی خدائی میں واحد روحانی عجائب گھر بھی ہے، اس عجائب خانۂ قدرت میں بیحد و بے حساب زندہ اور بولنے والے عجائب و غرائب موجود ہیں، منجملہ یہاں طرح طرح کی پُرحکمت مثالوں پر محیط ذی حیات ذرّات پائے جاتے ہیں، یہ آپ کو نہ صرف یاجوج و ماجوج اور روحانی لشکر کی حیران کُن مثال پیش کر سکتے ہیں، بلکہ عالمِ ذرّ سے متعلق تمام عرفانی اسرار کا عملی مظاہرہ کرنا بھی انہی کا کام ہے، چنانچہ جسمِ لطیف اور رُوح پر مبنی ان چھوٹے چھوٹے لاتعداد ذرّات کا انوکھا قصہ بڑا طویل ہے۔

اس سلسلے میں یہ بھی بتا دینا ضروری ہے کہ روحانی سائنس میں حواسِ ظاہر و باطن مل کر کام کرتے ہیں، لہٰذا ان کی روحانی تربیت بیحد ضروری ہے، جس طرح کسی قابل شخص کو خلا میں بھیجنے سے قبل شدید بدنی مشقیں کراتے ہیں، پھر اس کو سیارۂ زمین کی کشش سے باہر جانا پڑتا ہے، اسی طرح روحانی سائنس کے تجربے کی خاطر انتہائی شدید ریاضت کے ساتھ ساتھ کرۂ نفسانیت کی کشش سے بھی بالاتر ہو جانے کی سخت ضرورت ہے، ورنہ ممکن ہے کہ کوئی آدمی یہ کہنے کی جرأت کرے کہ "روحانی سائنس" نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔

بابرکت روحانی سائنس کا ایک عظیم اور بڑا مفید تجربہ یہ بھی ہوا ہے کہ آدمی کی قوتِ شامّہ کو ایسی گوناگون خوشبوئیں حاصل ہو سکتی ہیں، جن میں لطیف جوہری غذائیں بھی ہیں اور مختلف بیماریوں کے لئے روحانی دوائیں بھی، اس مقام پر خوب غور و فکر کرنے سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ہر چیز کی اصل جوہر کا خزانہ روح ہی ہے،

یعنی ہر پھول، پھل، اور جڑی بوٹی میں جیسا رنگ اور جس قسم کی خوشبو ہے، وہ رُوح کی وجہ سے ہے، کیونکہ یہ رُوح ہی کا کمال ہے جو رنگ و بُو اور ذائقہ لے کر پھُول، پھل، فصل، اور دیگر نباتات میں آتی ہے۔

چِلّہ جیسے شدید حالات کسی درویشِ دلریش کے حق میں کتنے بابرکت ہُوا کرتے ہیں، اس کا اندازہ صرف اہلِ دانش ہی کر سکتے ہیں، ایک ایسے گرانقدر وقت میں جبکہ بھوک اور پیاس بیحد عزیز لگ رہی تھی موکّل نے پوچھا: بتاؤ، کن کن خوشبوؤں کی کیفیت میں لطیف غذا کا تجربہ چاہتے ہو؟ عرض کی گئی کہ میں رُوحانی دولت کے لئے بیحد محتاج اور غریب ہوں، لہٰذا چند ایسے پھولوں، پھلوں، اور نباتات کی الگ الگ خوشبوؤں کا تجربہ چاہتا ہوں، تو ان خوشبوؤں کا تجربہ کرایا گیا، جس کو اگر روحانی سائنس کی خوشخبری قرار دی جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

روحانی سائنس کا ذاتی تجربہ بطورِ خاص اس منزل میں شروع ہوجاتا ہے جہاں سالک پر جیتے جی نفسانی موت واقع ہوجاتی ہے، اِس موت کے تجدّد کا سلسلہ سات رات اور آٹھ دن تک جاری رہتا ہے تاکہ اس کے عظیم الشّان معجزات اور عجائب و غرائب پر خوب غور و فکر کیا جاسکے، اُس حال میں کائنات و موجودات کا روحانی نچوڑ یا جوہر بشکلِ ذرّات سالک میں بھر دیا جاتا ہے، اور سالک کی رُوح کائنات میں پھیلا دی جاتی ہے، اور یہ عمل مذکورہ عرصے تک دہرایا جاتا ہے، اسی معنیٰ میں دو سانچے مقرّر ہوجاتے ہیں، ایک سانچا (قالب) عالمِ کبیر کا، دوسرا سانچا عالمِ صغیر (عالمِ شخصی) کا، تاکہ کائنات انسانی سانچے میں ڈھل کر انسانِ کبیر ہوجائے، اور انسان کائناتی قالب میں ڈھل کر عالمِ اکبر ہوجائے، جیسا کہ مولا علیؑ نے فرمایا:

اے انسان! کیا تو گمان کرتا ہے کہ تُو ایک چھوٹا سا جسم ہے، حالانکہ

تجھ میں عالمِ اکبر سمایا ہوا ہے، پس روحانی سائنس اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا عطیہ ہے جس سے نہ صرف عالمِ شخصی اور کائنات کی تسخیر ہو جاتی ہے، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان دونوں کی بے شمار کاپیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔

اب ایک بہت بڑا عالمی مسئلہ سامنے ہے، اور وہ ہے: یو۔ الیف۔ اوز سے متعلق سوال کہ وہ دَرحقیقت کیا چیزیں ہیں؟ یہ سوال جتنا مشکل اور جیسا ضروری ہے، اس کا جواب اتنا دلچسپ اور ایسا مفید بھی ہے، وہ یہ ہے کہ یو۔ ایف۔ او اُس ترقی یافتہ انسان کا عارضی نام ہے جو کسی سیارے سے آتا ہے یا اس دُنیا میں رہتا ہے، کیونکہ انسان ہی ہے جو کثیف سے لطیف ہو کر پرواز کر سکتا ہے، اور انسان ہی سے جنّ و پری ہو جاتا ہے، اس لطیف مخلوق پر خدا ہم کو آزما رہا ہے، نیز اس کے ظہور سے یہ اشارہ بھی مل رہا ہے کہ روحانی سائنس کا زمانہ آچکا ہے، اور "یو۔ ایف۔ او" وہ انسان ہے جو وقت آنے پر فرشتہ ہو چکا ہے، اور بحکمِ خدا اپنے ظہور سے یہ سگنل دے رہا ہے کہ دیکھو زمانہ بدل گیا، اور رُوحانیت کا دَور آگیا۔

کیا جمادات کی ترقی یافتہ صورت نباتات نہیں ہیں؟ کیا نباتات سے حیوانات کا وجود نہیں بنتا ہے؟ آیا حیوان کا خلاصہ انسان نہیں ہے؟ آیا انسان روحانی ترقی سے فرشتہ نہیں بنتا ہے؟ کیا فرشتہ پوشیدہ ہونے کے معنی میں جنّ نہیں کہلاتا ہے؟ کیا مخلوقات کے آپس میں ظاہراً رشتہ اور باطناً وحدت نہیں ہے؟ اس کا مجموعی جواب اور خلاصہ یہ ہے کہ یو۔ ایف۔ اوز حقیقت میں دوسرے سیاروں کے ترقی یافتہ انسان ہیں، جن کی روحانی سائنس درجۂ کمال پر پہنچ چکی ہے۔

عالمی یا بین الاقوامی سطح پر ہمیشہ قانونِ اخلاق یہی حکم دیتا ہے کہ ہر وہ ملک

قوم جس نے ترقی کی ہے، وہ پس ماندہ لوگوں کی مدد کرے، چنانچہ دوسرے سیاروں پر رہنے والے انسانوں یا فرشتوں کا مقدّس فریضہ یہی ہے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کو جو روحانی سائنس میں غریب ہیں، زمین سے اُٹھا کر دُوسرے ستاروں پر پہنچا دیا کریں، اللہ کے حکم سے یقیناً ایسا ہی ہوگا، یہ اُڑن طشتریاں جہاز کی شکل میں کیوں نظر آتی ہیں؟ یہ اشارۂ حکمت ہے، جس میں ان کا یہ کہنا ہے کہ ہم تمہارے کائناتی جہاز ہیں تاکہ تم کو مستقبل میں کائنات کی سیاحت کرادی جائے۔

عظمت و بزرگی اور سلطنت و سلطانی کا ایک عجیب منشا یہ بھی ہوا کرتا ہے کہ بادشاہ کبھی کبھار بھیس بدل کر اپنے ملک میں گھومے پھرے، تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ لوگ کسی بھی علامت و نشان سے اس کو پہچانتے ہیں یا نہیں، خصوصاً ایسا امتحان رات کے وقت ہوا کرتا تھا، رات لاعلمی کی مثال بھی ہے اور یہ باطن بھی ہے چنانچہ ترقی یافتہ انسان یا فرشتے اُڑن طشتریوں کے بھیس میں آکر دنیا کے بڑے دانشمندوں، سائنس دانوں اور بڑی بڑی قوموں سے امتحان لیا کرتے ہیں۔

"یو، ایف، او" دراصل وہ مافوق الفطرت بشر ہے جس کو جُثّۂ ابداعیہ یا آسٹرل باڈی کہا جاتا ہے، نیز یہ وہ معجزاتی کُرتا ہے جس کو پہن کر یعنی اس میں منتقل ہو کر آپ نہ سردی محسوس کریں گے نہ گرمی، اور نہ ہی کوئی جنگ اس کا کچھ بگاڑ سکتی ہے۔

نصیر الدین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی، لندن

۱۴ر جولائی ۱۹۹۵ء

رُوحانی سائنس کے عجائب و غرائب ۴

(قسطِ دُوم)

اگر قصۂ آدم پر روحانی سائنس کی روشنی ڈالی جائے تو یقیناً اس میں سے فائدۂ بنی آدم کے بہت سے اسرار منکشف ہو سکتے ہیں، مثال کے طور پر یہ سوال کیا جائے کہ خدا کے حکم سے جن فرشتوں نے پہلے پہل حضرتِ آدم علیہ السّلام کو سجدہ کیا وہ کونسے فرشتے تھے؟ ان کی ہستی کا تصور کیا ہے؟ سجود میں کیا حکمتِ پنہان تھی؟ آیا اس میں اولادِ آدم کے لئے بھی کوئی نویدِ جانفزا ہے یا نہیں؟

اس کے لئے روحانی سائنس میں یہ جواب ہے: سب سے پہلے عالمِ ذرّ کے ملائکہ نے حضرتِ آدمؑ کو سجدہ کیا، وہ ہستی کے اعتبار سے صرف ذرّات ہی تھے، وہ آدم کی ہستی میں گر رہے تھے اور یہی سجدے کی ظاہری شکل تھی، یہ فرشتے بظاہر ذرّات لیکن بباطن تسخیرِ ذات و کائنات کی کلیدیں تھے، لہٰذا سجود اظہارِ اطاعت کے معنی میں تھا کہ یہ فرشتے آدمؑ کے لئے عالمِ شخصی اور کائنات کو حقیقی معنوں میں مسخر کر دیں گے، جی ہاں، قانونِ رحمتِ الٰہی ہرگز ایسا نہیں کہ باپ کو تاجِ خلافت سے سرفراز فرما کر مسجودِ ملائک بنا دیا جائے، اور اولاد کو ہمیشہ کے لئے آتشِ دوزخ میں دھکیل دیا جائے، لہٰذا یہ ایک یقینی حقیقت ہے کہ حضرتِ ابوالبشر کے لئے جس طرح فرشتوں نے عالمِ ذرّ میں بھی اور آگے چل کر عالمِ عقل میں بھی سجدۂ فرمانبرداری بجالایا، اس میں اس کی اولاد کے لئے دو مرحلوں میں خوشخبری

ہے :-

مرحلۂ اوّل یہ کہ دَورِ خواص میں فضائل و کمالاتِ آدمؑ صرف انبیأ و اولیاء (علیہم السلام) ہی کو حاصل ہو جائیں گے، اور مرحلۂ دوم میں بشارت یہ ہے کہ دَورِ عوام میں روحانی انقلاب کے آنے سے آدم کی روحانیت عوام کے لئے بھی کام کرنے لگے گی، یہی وجہ ہے کہ قرآنِ حکیم میں بنی آدم کی کرامت و فضیلت بیان ہوئی ہے، اور ان کے لئے نصیحت بھی ہے۔

روحانی سائنس کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السّلام کے لئے دوسرا اور آخری سجدہ عالمِ عقل میں کیا، جس میں وہ سب کے سب ایک ہی عظیم فرشتہ تھے، جب روحانی اور عقلانی قوتوں نے فرشتوں کی مثال میں سجدہ کیا تو حضرتِ آدمؑ کی خلافت کائناتی زمین میں فعلاً قائم ہوگئی، یہاں یہ ضروری نکتہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ خلافت صرف سیارۂ زمین تک محدود نہیں، بلکہ یہ کائنات بھر کی خلافت ہے، کیونکہ قرآن پاک کا فرمانا ہے کہ خلافتِ الٰہیہ کی زمین بیحد وسیع ہے (۲۴:۵۵، ۲۹:۵۶، ۳۹:۱۰) اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ وہ زمین (۱) نفسِ کُلّ ہے (۲) کائنات اور اس کے سارے ستارے ہیں (۳) اور عوالمِ شخصی ہیں۔

قصۂ آدم کے روحانی اسرار بہت سے ہیں، ان میں سے صرف چند مثالیں پیش کرنے کے بعد اب ہم اُس نویدِ جانفزا کی طرف آتے ہیں جو بنی آدم کے عوام کے لئے ہے، وہ یہ کہ جب خلافتِ آدم کا اعلان فرمایا گیا تو اس میں یہ ہمہ رس و ہمہ گیر خوشخبری تھی کہ یہ خلافتِ آدم کی حیاتِ جسمانیہ تک محدود نہیں بلکہ اس کے سلسلۂ وارثین (انبیا و اولیا علیہم السلام) میں یہ ہمیشہ جاری و باقی رہے گی، اور جب دورِ عوام آئے گا تو اس وقت خلافتِ آدم کے عظیم معجزات ظاہر ہو جائیں گے

تاکہ عوام الناس کو روحانی سائنس کے بے شمار فائدے حاصل ہو سکیں۔

اللہ جلّ جلالہ کے اسرارِ حکمت بڑے عجیب و غریب ہوا کرتے ہیں، وہ تعالیٰ شانہٗ لوگوں کو ظاہر میں اختیار دیتا ہے کہ کوئی اس کی عبادت کرے یا نہ کرے مرضی ہے، لیکن باطن میں سب لوگوں کو زبردستی سے ہدایت و عبادت کے راستے پر چلاتا رہتا ہے، اور یہ بڑا حیرت انگیز کام انسانِ کامل کے عالمِ شخصی میں ہوتا ہے، آپ سورۂ رعد (۱۳: ۱۵) میں دیکھ لیں: اور اللہ ہی کے لئے سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں خوشی سے اور مجبوری سے۔ نیز سورۂ نور (۲۴: ۴۱) میں پڑھیں: سب کو اپنی اپنی دُعا/ نماز اور اپنی تسبیح معلوم ہے۔ اس نوعیت کی آیاتِ کریمہ اور بھی ہیں۔

جی ہاں، یہ بات سچ اور حقیقت ہے کہ عالمِ ذرّ میں تمام چیزوں کے نمائندہ ذرّات موجود ہیں، اور اس میں ہر خاص و عام انسان کا بصورتِ ذرّۂ نمائندہ حاضر رہنا ازبس ضروری ہے، چنانچہ مذکورۂ بالا قرآنی حوالہ جات کے مطابق عالمِ ذرّ میں (جو شخصِ کامل میں ہے) اللہ ہی کے لئے سب کے سب عبادت اور سجدہ کرتے ہیں، جیسا کہ سورۂ مریم میں ہے۔

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا = جتنے بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب کے سب خدا تعالیٰ کے رُوبرو غلام ہو کر حاضر ہوتے ہیں (۱۹: ۹۳) اس کا مطلب یہ ہوا کہ بہت سے مشکل اور پیچیدہ مسائل ایسے ہیں جن کی تحلیل صرف روحانی سائنس ہی سے ہو سکتی ہے، جس کا ظہور بتوسّطِ عالمِ شخصی دورِ عوام میں ہونے والا ہے، جیسا کہ سورۂ زمر میں رب العزّت کا ارشاد ہے:۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا = اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے

روشن ہو جائے گی (۳۹ : ۶۹) یہ قیامت القیامات کا ذکر ہے، جس میں روحانی سائنس یعنی ربانی علم و حکمت سے زمین منور ہو جانے والی ہے، اور یہاں زمین سے باشندگانِ زمین مراد ہیں، پس حسبِ وعدۂ الٰہی (۴۱ : ۵۳) آفاق کے بعد انفس (عوالمِ شخصی) میں بھی آیاتِ قدرت کا ظہور ہوگا، اور اسی مجموعۂ معجزات کا نام روحانی سائنس ہے، جس کی مدد سے لوگ ایسی عجیب و غریب روحانی قوتوں کو استعمال کر سکیں گے جو مادّی سائنس سے تیار کردہ آلہ جات کی مثال پر ہیں لیکن ان سے بدرجہا برتر اور بہتر ہیں، ایسی زبردست روحانی ترقی کے دَور میں یہ امر ممکن ہے کہ ظاہری آلہ جات رفتہ رفتہ ختم ہوتے چلے جائیں، مثال کے طور پر اگر ٹیلی پیتھی (اِشراق) کا رواج عام ہو جائے تو ظاہری ٹیلی فون کا دردِ سر کون مول لے گا، اگر اُڑن طشتریاں رام ہو جاتی ہیں تو پھر ہوائی جہاز کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

انسانوں کی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ سیارۂ زمین پر بڑی بڑی تبدیلیاں آنے کا ذکر ہے، سُورۃ کہف (۱۸ : ۷ ، ۸) ہم نے زمین پر کی چیزوں کو اس کے لئے باعثِ رونق بنایا تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں زیادہ اچھا عمل کون کرتا ہے، اور ہم زمین پر کی تمام چیزوں کو ایک صاف میدان کر دیں گے، یعنی جب سارے انسانوں کو خوشبوؤں کی روحانی غذا ملتی رہے گی، اس کے نتیجے میں وہ جسمِ لطیف ہو جائیں گے، اور کھیتی باڑی کی ضرورت ہی نہ رہے گی، کیونکہ لوگ لطیف ہستی کی بہشت میں ہوں گے۔

قرآنِ حکیم فرماتا ہے: کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً (۲ : ۲۱۳) لوگ سب ایک ہی اُمّت تھے (اور ہیں) یعنی تصوّرِ ازل و ابد اور عالمِ ذرّ میں تمام انسان ایک ہی جماعت ہیں، اور سب سے بڑی قیامت میں بھی سب ایک ہو

جانے والے ہیں، لیکن وہ اس دَور میں مختلف نظریات رکھتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ ظاہر میں لوگوں کو اختیار دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے وہ متفرق و منتشر ہو گئے ہیں، اور باطن میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا اختیار ہے، جس کے سبب سے وہ انسانِ کامل کے عالمِ شخصی میں سلکِ وحدت سے پروئے ہوئے ہیں۔

بعض قرآنی سورتوں کے آخر میں بطورِ خلاصہ زبردست علم و حکمت والی آیاتِ کریمہ وارد ہوئی ہیں، جن کو عُلمائے علوم القرآن "خواتم" کے نام سے جانتے ہیں، ایک ایسی پُراز علم و حکمت آیۂ شریفہ سورۂ نمل کے آخر میں ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

اور آپ کہہ دیجئے کہ تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں وہ تم کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھلا دے گا سو تم ان کو پہچانو گے اور آپ کا رب ان کاموں سے بے خبر نہیں ہے جو تم سب لوگ کر رہے ہو (۲۷: ۹۳)، قرآنِ عظیم کا یہ حکمت آگین خطاب توسّطِ حضرتِ خاتم الانبیاء صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تمام انسانوں سے فرمایا گیا ہے، جس میں ظاہری اور باطنی سائنس کی شکل میں معجزاتِ قدرت کے ظہور، مشاہدہ اور معرفت کی پیش گوئی ہے، یہ ان عظیم آیات و معجزات کا ذکرِ جمیل ہے جن کے مشاہدۂ عین الیقین اور حق الیقین سے مومنِ سالک کو اپنی ذات اور حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔

میں یہاں اپنے مضمون کی دونوں قسطوں کے اصل مطلب کو واضح کر دینے کے لئے ایک بڑا اہم سوال کرتا ہوں، وہ یہ کہ خالقِ اکبر نے تمام لوگوں کو کس ارادے سے پیدا کیا؟ آیا خدا یہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ خوشی سے یا زبردستی سے اس کے پاس لوٹ جائیں؟ کیا حقیقت کچھ ایسی نہیں ہے کہ اگر ایک آدمی اپنے اختیار سے بڑا غلط کام کرتا ہے تو اس کو ایک وقت کے لئے سزا دی جاتی ہے، لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ

کے ارادۂ ازل کے مطابق فیصلہ ہو جاتا ہے جس میں خیر ہی خیر ہے؟

اس کا پُرحکمت جواب یہ ہے: الخلقُ عِیالُ اللہ، واَحبُّ الخلقِ اِلیَ اللہِ مَن نَفَعَ عِیالَہ، وَاَدخَلَ السّرورَ علیٰ اھلِ بیتہٖ۔ ساری مخلوق (گویا) اللہ کا کُنبہ ہے، لہٰذا خدائے بزرگ و برتر کے نزدیک سب سے محبوب و پسندیدہ شخص وہ ہے جو اُس کے کُنبے کو زیادہ فائدہ پہنچاتے اور اس کے اہلِ خانہ کو مسرور و شادمان کر دے۔

والسلام مع الاحترام

نصیر الدین نصیرؔ (حُبِّ علی) ہونزائی
لندن
۱۸، جولائی ۱۹۹۵ء

WONDERS AND MARVELS OF SPIRITUAL SCIENCE

By

cAllāmah Naṣīr al-Dīn Naṣīr Hunzai

Translated from Urdu into English
by
Faquir Muhammad Hunzai
Rashida Noormohamed-Hunzai

Layout
Zahir Lalani

Published by
Dānishgāh-i Khānah-i Ḥikmat
© 2002
www.monoreality.org

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

Part I

Fourteen hundred years ago, the holy Qur'ān had clearly prophesied that Allah will start to show the signs (*āyāt*) of His omnipotence, both in the external world and in the world of souls (41:53). Thus without any doubt, we can say that today those signs or wonders and marvels of God are apparent in front of people in the form of material science and its inventions, and now they are going to show their wonders in the world of the soul or the personal world in the form of spiritual science.

If the external and material signs of the Omnipotent God can be called material science, His internal and spiritual signs can definitely be called spiritual science, because even though the external world, the world of souls and the signs which appear in them, all belong to God, yet those signs and that science will have greater importance and supremacy. Its amazing miracles are going to take place in the personal world, because man's rank is more lofty and exalted than the entire universe and existents.

The wisdom-filled prophecy of the wise Qur'ān regarding the magnificent manifestation of spiritual science is with respect to the masses and the majority of people, otherwise according to the Prophets and Perfect Men, spiritual science has continued its work from the very beginning of human history, the numerous examples of which are found in the heavenly scriptures. This means that by virtue of spiritual progress, man can benefit from the great secrets of the Supreme Soul all the time, as Khwājah Ḥāfiẓ says in his famous verse:

Fayẓ-i rūḥu'l-qudus ar bāz madad farmāyad
Dīgarān ham bikunand ānchih Masīḥā mīkard

If the grace of the Holy Spirit ever helps again
Others too, will perform the same (miracles) as Jesus.

Today, if a humble, ordinary person like me discusses the secrets of spiritual science, then you must be sure that that blessed age is coming, in which according to the above-mentioned Qur'ānic prophecy, that special spiritual science is going to be commonly accessible to the masses, so that the world of humanity may truly progress materially, ethically and spiritually. Indeed, it is as pure and true as pure gold that until the great revolution of spiritual science occurs, the extremely complex problems of the people of the world and their poverty and ignorance cannot come to an end, because it is only spiritual science in which the Sustainer of the world has kept limitless and countless blessings of knowledge. A bright example of it is material science, due to which the world has progressed materially.

God, the Great, the Exalted, has actually or potentially subjugated all the things of the heaven and the earth to man. This greatest favour is mentioned in several verses of the holy Qur'ān. Full attention is drawn to both kinds of external and internal sciences in this Divine teaching. I would now like to mention in the following, some important and amazing things that have been observed and experienced by an organisation:

First of all, let us reiterate the well-known dictum that man is not only a personal world (microcosm), but also the unique spiritual museum in God's creation. In this museum of God there are limitless and countless living and speaking wonders and marvels. Among them, there

are living particles, which comprise diverse wisdom-filled examples. They can demonstrate not only the amazing example of Gog and Magog and the spiritual army, but also the secrets related to the recognition of the world of particles. Thus, the story of these innumerable small particles, that consist of the subtle body and soul, is extremely unique and lengthy.

It is also necessary to mention that the external and internal senses work together in spiritual science. Therefore, their spiritual training is extremely necessary. Just as a capable person before being sent into space, undergoes arduous physical exercises before going beyond the pull of gravity of the planet earth, similarly extremely strenuous exercise together with going beyond the pull of the sphere of carnality is a dire necessity to experience spiritual science. Otherwise it is possible for someone to dare to suggest that nothing exists by the name of "spiritual science".

Another very great and useful experience of the blessed spiritual science is that man's olfactory faculty can attain various fragrances, in which there are subtle, atomic nutrients as well as spiritual medicines for different diseases. It becomes evident by reflecting well on this experience that the treasure of the quintessence of everything is soul. That is, the colour and fragrance of every flower, every fruit and every medicinal herb are because of soul, because it is the miracle of the soul that it comes to every flower, fruit, grain and vegetable together with colour, fragrance and taste.

How blessed the demanding conditions of *chillah* or forty days of spiritual exercise are to a yearning *darwīsh* (seeker of spirituality), can be estimated only by the people of wisdom from the following event. In such a time in the past, when I cherished hunger and thirst, the

mu'akkal or guardian angel asked me: Tell me, through what kind of fragrances would you like to experience subtle (spiritual) food? It was requested of him that there was a great need of spiritual wealth, to experience certain flowers, fruits and herbs in their separate fragrances. They were made available instantly. It would not be out of place if this is considered a glad tiding of spiritual science.

The personal experience of spiritual science begins to take place specifically in the stage where spiritual death before the physical death or the voluntary death before the compulsory death occurs to the *sālik* or traveller on the spiritual path. The chain of renewal of this death continues for seven nights and eight days, so that it may be possible to amply reflect and ponder upon its magnificent miracles, marvels and wonders. In that state, the *sālik* is filled with the spiritual quintessence of the universe and existents in the form of particles and his soul is spread in the universe. This is repeated in the above-mentioned duration. Two matrices are ordained for this purpose. One is the matrix of the macrocosm and the other the microcosm (personal world), so that the universe may become the great man by being moulded in the human matrix and the human may become the macrocosm by being moulded in the cosmic matrix, as Mawlā ᶜAlī has said:

Wa taḥsabu annaka jirmun ṣaghīr
Wa-fīka'nṭawa'l-ᶜālamu'l-akbar

You think that you are a small body
While the great cosmos is contained in you.

Thus, spiritual science is the greatest gift of God, by which not only is the personal world and the external universe subjugated, but their countless copies are also

received by the *sālik*. At present, the world is facing a very great question concerning UFOs. The question is: What is the reality of UFOs? The answer to this question is as interesting and useful, as the question is difficult and important. UFO is a temporary name of the advanced human who comes here from another planet, or who lives in this world, because man can be transformed from dense into subtle and fly and he can also turn into *jinn* (invisible creature). God is testing us through this subtle creature. The appearance of this subtle creature also indicates that the time of spiritual science has already arrived. The UFO is also the human who has become an angel in his appropriate time and by the command of God, his manifestation signifies that time has changed and the spiritual cycle has arrived.

Is vegetation not the advanced form of minerals? Is the existence of animals not created from vegetation? Is the human being not the quintessence of animals? Is an angel, due to being invisible, not called *jinn*? Is it not true that among creatures, there is externally a relationship and internally a unity? The collective answer and gist of this is that UFOs, in reality, are the advanced human beings of other planets whose spiritual science has reached its climax.

On the global or international level, ethical law always demands that every country and nation that has progressed should help the under-developed ones. Thus, the sacred duty of those who live on other planets is to help those of their brothers who are under-developed in spiritual science and to help them to reach the other stars from planet earth. This will indeed happen by the command of God. Why are these UFOs or Flying Saucers appearing in the form of space ships? This is a wisdom-filled indication in which they say: We are your cosmic

ships in which you will be enabled to travel throughout the universe in the future.

One strange feature of the grandeur and sovereignty of a king is that sometimes he travels around his country in disguise, so that he can come to know whether or not people recognise him by some sign or symbol. Such trials used to take place particularly at night. The night symbolises ignorance as well as the *bāṭin*, i.e. the inner or esoteric aspect of existence. Similarly, advanced human beings or angels come to this world in the guise of Flying Saucers to try scholars, scientists and great nations.

An UFO is in fact, that supernatural human being who is called *juththah-i ibdā^{c}iyyah* or astral body. Also it is that miraculous attire, by being transferred into which, one feels neither heat nor cold, nor can any kind of weapon harm it.

Naṣīr al-Dīn (Ḥubb-i ^{c}Alī) Hunzai,
London,
14th June, 1995.

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

PART II

If the story of Adam is explained in the light of spiritual science, many secrets can indeed be discovered, in which benefits abound for his children. For instance, who were the angels who first prostrated to Ḥaẓrat Adam by the command of God? What is the concept of their existence? What wisdom was hidden in the prostration? Is there any invigorating glad news in it for the children of Adam?

In answer to such questions, spiritual science says: the angels who first prostrated to Ḥaẓrat Adam were the angels of the world of particles (*ᶜālam-i dharr*). With respect to existence, they were only particles who were falling down into the personality of Ḥaẓrat Adam, and this was the external form of prostration. These angels were particles externally, but internally they were the keys to the subjugation of the personal world and the universe. Therefore, prostration was in the sense of obedience. That is, these angels will, in a true sense, subjugate the personal world and the universe for Ḥaẓrat Adam. In this prostration there is definitely glad tidings for the children of Ḥaẓrat Adam, because it does not please Divine mercy to make the father the object of prostration (*masjūd-i malā'ik*), by conferring the crown of vicegerency on him, but assigning his children to hell-fire. Thus, in the way the angels prostrated to Ḥaẓrat Adam first in the world of particles and later on in the world of intellect, there are definitely glad tidings for the children of Adam in two stages:

In the first stage, that is, in the cycle of the chosen ones, his virtues and excellences will be attained only by the Prophets and *awliyā'*; and in the second stage, that is in the cycle of the common people, after the spiritual revolution, his spirituality will work for them as well. It

is because of this that the wise Qur'ān mentions the honour and excellence of the children of Adam and also exhorts them.

In the light of spiritual science it has also been discovered that the angels did the second and last prostration to Ḥaẕrat Adam in the world of intellect, where all of them were (in the form of) one great angel. When in the example of angels the spiritual and intellectual faculties prostrated to Ḥaẕrat Adam, his vicegerency was actually established in the cosmic earth. It must be mentioned here that the vicegerency which is vouchsafed by God is not confined to planet earth only, rather it is the vicegerency of the entire universe, because the holy Qur'ān says that the earth of the Divine vicegerency is very spacious (24:55; 29:56; 39:10). Thus, the Qur'ān indicates that this earth is: (1) the Universal Soul, (2) the universe and all its stars, and (3) the personal worlds.

There are many spiritual secrets in the story of Ḥaẕrat Adam. After mentioning only a few examples of them, let us come to that invigorating glad news which is for the children of Ḥaẕrat Adam. That is, when his vicegerency was proclaimed, there was the ever-reaching and all-inclusive good news in it that it was not confined to his physical life, rather it would continue forever in the chain of his heirs. Further, when the cycle of the common people will come, great miracles of his vicegerency will appear so that the masses may also receive innumerable benefits of spiritual science.

The wisdom-filled secrets of God are extremely marvellous and wonderful. Externally He gives freewill to people and it is up to them whether they worship Him or not, but internally He compels them to follow the path of guidance and worship. This amazing feat takes place in the personal world of the Perfect Man. Reflect on verse

(13:15): "And to Allah prostrate all those who are in the heavens and the earth, willingly or unwillingly." See also verse (24:41): "Each one knows its *ṣalāt* (prayer) and *tasbīḥ* (glorification of God)." There are many more such verses in the Qur'ān.

It is a fact that there are representative particles of all things in the world of particles and it is necessary for every representative particle of every human being, of the select and of the common, to be present there. Thus, according to the above-mentioned Qur'ānic reference, it is the world of particles (which is in the Perfect Man), where everybody is worshipping Allah and prostrating to Him, as said in verse (19:93): "There is none in the heavens and the earth, but must come to God as a slave." This means that numerous difficult and intricate problems can only be solved through spiritual science, which is going to appear in the cycle of the masses through the personal world, as God says in verse (39:69): "And the earth will illumine with the light of its Lord." This is the mention of the Resurrection of the resurrections, in which the earth is going to be illumined by spiritual science, that is, Divine knowledge and wisdom. Here, earth means the inhabitants of the earth. Thus, according to the Divine promise (41:53), subsequent to the external world, Divine signs will appear in the internal world (the personal worlds) as well. The totality of these miracles is called spiritual science through which the masses will be able to use astonishing spiritual powers, which will be on the pattern of material instruments invented by physical science, but far superior and better than them. Or, it is possible that in the time of such tremendous spiritual progress, material instruments may gradually disappear. For instance, if it were possible to use telepathy universally, who will bother to use a material telephone; if flying saucers are subjugated, aeroplanes will become redundant.

Together with spiritual progress, there is a prophecy of great changes on the planet earth, as mentioned in verses (18:7-8): “Verily We have made whatever is on the earth as an adornment thereof, that We may test them (as to) which of them is best in conduct. And verily We will make whatever is therein bare, barren ground.” That is, when all people will continue to receive the spiritual food of fragrances, consequently they will be transformed into subtle bodies and will not need to cultivate, because they will live in the paradise of subtle existence.

The holy Qur’ān says: “Humankind were one community (and are).” (2:213). That is, in the concept of *azal* (pre-eternity), *abad* (post-eternity) and the world of particles, all human beings were one community and they are going to be one [again] in the greatest Resurrection, but in the present cycle they differ in their opinions and views. The reason for this is that, externally they are given freewill, due to which they are divided into groups and are scattered. However, internally it is the will of Almighty God, due to which they are united in the personal world of the Perfect Man.

There are certain verses at the end of some Qur’ānic *sūrahs*, which contain tremendous knowledge and wisdom and which are called “*khawātim* (endings)” by the scholars of Qur’ānic sciences. One such verse, at the end of the *sūrah* of *Naml* (Ant, 27), is: “And say: Praise belongs to Allah. Soon will He show you His signs so that you shall recognise them. Your Lord is not heedless of what you all do.” (27:93). This wisdom-filled address of the holy Qur’ān is to the entire mankind through the holy Prophet, in which the appearance, observation and recognition of Divine miracles in the form of material and spiritual science is prophesied. This is the congenial mention of those great signs and miracles, by observing which at the level of *ᶜaynu ’l-yaqīn* (eye of certitude) and

ISW
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ḥaqqu'l-yaqīn (the truth of certitude) the steadfast spiritual seeker attains recognition of his personal world and the recognition of God.

Here, in order to elucidate the purport of the two parts of my article "Spiritual Science", I would like to pose some important questions: What was God's will in creating all people? Did God not desire that people should return to Him willingly or unwillingly? Is it not true that when someone commits a wrong deed he is punished for a while, but eventually a decision is taken about him according to God's eternal will, in which there is good only?

The wisdom-filled answer to all these questions is in the following *Ḥadīth*: "People are God's household and the most beloved of them to God is the one who helps His household and makes them happy."

With respectful *salām*,

Naṣīr al-Dīn (Ḥubb-i ᶜAlī) Hunzai,
London,
18th July, 1995.

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانی سائنس کے عجائب و غرائب

Wonders and Marvels of Spiritual Science

سنريهم آياتنا في الآفاق وفي أنفسهم حتى يتبين لهم أنه الحق

"We will soon show them Our signs in the horizons (physical world) and in their souls (spiritual world) until it will be manifest unto them that He is True" (41:53).

ISBN 1-903440-18-1

9781903440186

www.monoreality.org

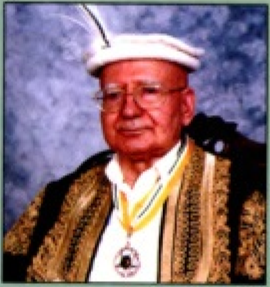

ʿAllāmah
Naṣīr al-Dīn Naṣīr Hunzai

He is the author of over a hundred books related to the esoteric interpretation of the holy Qur'ān. He writes both prose as well as poetry. He is the first person to have a Diwān of poetry in Burushaski, his mother tongue, and is known as "Bābā-i Burushaski" (Father of Burushaski) for his service to that language. He also composes poetry in three other languages: Urdu, Persian and Turkish. His contribution to spiritual science is widely recognized. His works include "Practical Ṣūfism and Spiritual Science", "Balance of Realities" and "What is Soul?" He is the co-author of a German-Burushaski dictionary published by Heidelberg University, Germany and "Hunza Proverbs" published by Calgary University of Canada. He is a recipient of "Sitārah-i Imtiyāz" awarded by the Government of Pakistan for his contribution to Literature.